© rasailojaraid.com

مجلس علماء پاکستان

مرتب: میاں انوار اللہ

اسلام آباد میں علماءِ اہلحدیث کا کنونشن

[حالاتِ حاضرہ اور علماء کرام کی ذمہ داریاں]

معاشرے میں بڑھتی بے اطمینانی اور لادینیت کی روک تھام کے لئے علماء کرام سرگرم ہیں لیکن مقابل میں اس قدر زیادہ منظّم طور پر اور غیر معمولی وسائل کے ساتھ عریانی، اباحیت پسندی اور دین بیزاری کو فروغ دیا جارہا ہے کہ علما کی کوششیں کامیاب نہیں ہو پارہیں۔ عالمی سطح پر بھی اسلام کی دعوت کو درپیش مسائل اس پر مستزاد ہیں۔ چنانچہ معاشرے میں اپنے کام کی رفتار بڑھانے، باہمی رابطے کو فروغ دینے اور اسلام کے پھیلاؤ کیلئے اپنے اثر ورسوخ کو پھیلانے کی غرض سے علما کو باہمی مشاورت کا اہتمام کرنا اور کبار علما سے رہنمائی لینا چاہئے اسی غرض سے حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے گذشتہ مہینوں میں ملک بھر میں علما کے متعدد کنونشن منعقد کئے۔

اس سلسلہ کا پہلا کنونشن فیصل آباد میں مولانا حافظ محمد شریف صاحب کی دعوت پر مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد میں ہوا، یہ کنونشن مولانا عبد اللہ امجد چھتوی کے زیر صدارت ۲ راگست ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوا جس میں فیصل آباد اور گرد ونواح کے ممتاز علما نے شرکت کرکے اپنے قیمتی خیالات کا اظہار کیا۔

اسی سلسلے کا دوسرا اجتماع لاہور میں مجلس التحقیق الاسلامی کے مرکزی دفتر میں ۱۰ راگست ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوا جس میں بھی انہی موضوعات پر طویل مشاورت کی گئی اور علماء کے اثر ورسوخ کو بڑھانے اور دین حقہ کی دعوت پھیلانے کیلئے تجاویز وآرا پیش کی گئیں۔ اس اجلاس میں بڑے جامعات کے شیوخ الحدیث اور اساتذہ کے علاوہ لاہور اور گوجرانوالہ کے ممتاز علما نے شرکت کی۔ ڈیڑھ سو علما کا یہ اجلاس صبح سے مغرب تک جاری رہا۔

حافظ عبدالرحمن مدنی صاحب نے اس سلسلے میں علما کا تیسرا اجلاس 'حالاتِ حاضرہ اور علما کی ذمہ داریاں' کے نام سے کراچی میں طلب کیا۔ یہ کنونشن ۲۴ راگست کو جامعہ ستاریہ، کراچی میں حافظ محمد سلفی کی دعوت پر منعقد ہوا۔ اس کنونشن کے مقاصد بھی اسی نوعیت کے تھے کہ علما کرام کو آپس میں زیادہ مربوط کرکے باہمی قوت کا احساس دلایا جائے اور معاشرے میں دین کے فروغ کے لئے سرگرم کاوشوں پر منظّم کیا جائے۔

اس سلسلے کا چوتھا اجتماع اسلام آباد میں ہوا جس کی رپورٹ ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔ ادارہ

© rasailojaraid.com

۱۴ر ستمبر ۲۰۰۳ء کو مرکز دعوۃ التوحید، اسلام آباد کے زیر اہتمام علمائے اہلحدیث کا اجتماع منعقد کیا گیا، جس میں ۶۰ سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔ اجتماع میں دعوتِ اہلحدیث کو مؤثر بنانے اور موجودہ حالات میں علما کی ذمہ داریوں پر گفتگو کی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر اور دوسری نشست کی صدارت حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے کی۔ اس اجتماع کی غرض وغایت یہ تھی کہ بین الاقوامی اور ملکی حالات کے تناظر میں کتاب وسنت کی خالص دعوت پیش کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا ہے، ان حالات میں اہلحدیث کو کیا حکمتِ عملی اپنانی چاہیے؟ اجتماع میں ہونے والی گفتگو کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے......

افتتاحی کلمات: ڈاکٹر سہیل حسن، پروفیسر انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۱ر ستمبر کے حادثے کے بعد مسلمان مسلسل پستیوں کا شکار ہوتے چلے جارہے ہیں۔ عالم اسلام میں دو مسلم ممالک کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور وہ 'طاغوت' کے پنجۂ استبداد میں پھنس کر رہ گئے جبکہ دیگر ممالک بھی اپنی سالمیت کے لیے خطرہ محسوس کررہے ہیں بلکہ اپنی باری کا انتظار کررہے ہیں۔ جبکہ کمزور مسلمانوں کو سہارا دینے کے لیے جو فلاحی ادارے کام کررہے تھے، ان پر پابندیاں عائد کردی گئی ہیں۔ علم کے چشموں اور دعوت کے سوتوں کو خشک کیا جارہا ہے تاکہ دعوتِ حقہ کے علمبردار محرومیوں کا شکار ہوکر ختم ہوجائیں۔ مسلمان ممالک میں داخلی تبدیلیاں لائی جارہی ہیں۔ نصابِ تعلیم کو تبدیل کرکے مسلمان طلبا کے ذہنوں میں سیکولرازم کا بیج بویا جارہا ہے۔ یہود ونصاریٰ کی جرأت کا یہ عالم ہے کہ وہ ہماری مقدس کتاب قرآن مجید میں تبدیلیوں کے منصوبے بنارہے ہیں۔ أخبار العالم الإسلامي کے مطابق دشمنانِ اسلام اس موضوع پر تبصرے کررہے ہیں کہ 'سعودی عرب' میں اب تک جو قرآن مجید چھپ رہا ہے وہی قرآن جو دلوں میں جہاد کی روح پھونکنے والا اور دشمنانِ دین سے قطع تعلق اور بیداری کا سبق دینے والا ہے۔ بعض ہرزہ سرائی کرنے والے یہاں تک بھی کہہ چکے ہیں کہ (نعوذ باللہ) خانۂ کعبہ کو نشانہ بنانا چاہیے۔ اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ کے ذریعہ زہر اگلا جارہا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے پروپیگنڈہ مہم اپنے عروج پر ہے۔ وہ جہاد جو مسلمانوں کی آزادی، انسانی حقوق کے تحفظ، دین کے دفاع اور فتنہ وفساد کی جڑ کاٹنے کا سبب ہے، اسے دہشت گردی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اس کی آڑ میں جہاد کا نام لینے والوں کو پس دیوارِ زنداں دھکیل دیا جائے۔

کالے پانیوں اور عبور دریائے شور کی یادوں کو پھر سے تازہ کیا جائے۔ ذہنی اور فکری بگاڑ پیدا کرنے کے لئے عیاشی وفحاشی کو فروغ دے کے مسلمان معاشروں کو لادین اور سیکولر بنانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں مسلمان عوام کو بالعموم اور علما حضرات کو بالخصوص دشمنانِ اسلام کی سازشوں کا اِدراک ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے ان سازشوں کا توڑ کر سکیں۔ اپنے عقائد، دینی اقدار اور انسانی واسلامی حقوق کا تحفظ کر سکیں۔ آج کے اجلاس میں علماءِ کرام کو اس لیے دعوت دی ہے کہ ہم موجودہ مسائل کا حل تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اہل حدیث بھائیوں کو ایک فکر دیں۔ جس کی روشنی میں وہ موجودہ دور کے فتنوں سے نبرد آزما ہو سکیں اور کتاب وسنت کی دعوت کے کام کو مزید بہتر اور مؤثر طریقے سے آگے پھیلا سکیں۔ آج لوگ قرآن وسنت کی دعوت کے پیاسے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم کس طرح دعوت کے دائرہ کار کو وسیع سے وسیع کر سکتے ہیں۔

پہلی نشست کا صدارتی خطاب: ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر صاحب نے 'سورۃ العصر' کی روشنی میں علماء کرام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ انہیں اپنے منصب کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ اور پھر دعوت کا کام اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے سرانجام دینا چاہیے۔ علماء کرام کا منصب اللہ کے بندوں کی اصلاح اور تعمیر شخصیت ہے۔ یہ ایسا کام ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں!

ہمارے منصب کا تقاضا پہلے اپنی اصلاح ہے۔ دوسروں کو مخاطب کرنے سے قبل اپنے آپ کو مخاطب کیا جائے۔ علماء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بہت اونچے مقام پر فائز فرمایا ہے۔ وہ جہاں

© rasailojaraid.com

کہیں بھی ہیں۔علم کی بدولت سب کچھ ان کے پاس ہے۔ وہ کسی کے محتاج نہیں۔ نہ ہی انہیں کسی سے مرعوب ہونے کی ضرورت ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے یہ فرامین انہیں مدنظر رکھنا چاہئیں:

❶ ''لا ینبغي للمؤمن أن یذل نفسه'' (سنن ابن ماجہ)

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی مؤمن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔''
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ کو ایسی مشکلات میں اُلجھالے جن کا سامنا کرنے کی اس میں استطاعت نہ ہو۔''

❷ ''تعس عبدالدینار وعبدالدرهم وعبدالخمیصة ......'' (صحیح بخاری)

''ذلیل ہوگیا درہم و دینار اور چادر کا حریص۔ اگر اسے دیا جائے تو خوش رہے اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے، ایسا شخص حقیر و ذلیل ہوگیا، اگر اسے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نکالنے والا نہ ہو۔ خوشخبری ہے اس بندے کے لیے جو اللہ کے راستے میں گھوڑے کی لگام تھامنے والا ہے، پراگندہ سر اور غبار آلود قدموں والا ہے، اگر اسے حفاظت پر مامور کیا جائے تو حفاظت کرتا ہے، اگر لشکر کے پیچھے اس کو رکھا جائے تو پیچھے رہتا ہے۔ اگر کسی کے پاس آنے کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہیں دی جاتی اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی۔''

❸ ''ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنکر'' (سنن ابن ماجہ)

''نیک کام کرو، برائی سے اجتناب کرو۔''

خصوصاً جب بخیلی کا راج ہو، خواہش کی پوجا کی جارہی ہو، دنیا کو ترجیح دی جارہی ہو اور ہر ایک اپنی رائے پر فریفتہ ہو اور معاملہ آپ کے بس سے باہر ہو تو آپ صرف اپنے آپ کو سنبھالیں۔ ان احادیث کی روشنی میں ہمیں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

① ہماری باتوں میں سچائی ہو، اپنے قول و فعل کو جھوٹ سے پاک وصاف رکھنا چاہیے۔

② گفتگو اور تقریر میں مبالغہ آرائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب ہم اپنی کامیابیوں کے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں جو حقیقت میں مبالغہ آرائی ہوتی ہے۔ تو دشمن چوکنا ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ واقعتاً ہم دنیا پر چھا رہے ہیں تو وہ ہمارے خلاف مصروفِ عمل ہو کر

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

سازشوں کا جال بچھا دیتا ہے۔ جس کا ہمیں نقصان زیادہ اور فائدہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم میں سے ہر ایک غلبہ اسلام کی خواہش اور تمنا رکھتا ہے۔ یہ اُمیدیں اور خواہشیں ہیں۔ ہمیں خواہش اور حقیقت کے درمیان فرق سمجھنا ہو گا۔ خواہشات کی بنیاد پر بڑے بڑے دعوے کرنا اہل کتاب کا شیوہ رہا ہے۔ یہ ہمارا وطیرہ نہیں ہو بلکہ ہمیں اپنی حدود میں رہنا چاہیے۔

۴ ہمیں دعوت کے نام پر محض مہم جوئی نہیں کرنی چاہیے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ ہماری محنت اور سرگرمیوں کا ثمر کیا ہوگا؟ کیونکہ مثبت نتائج کا تعلق خلوصِ نیت کے ساتھ ہے۔ جو خلوص سے کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے اور ایسی دوڑ دھوپ جس کا کوئی نتیجہ نہ ہو اس سے اجتناب کیا جائے کیونکہ جس چیز کا دنیا میں کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہو رہا، اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کیا پذیرائی ہوگی؟

دوسری نشست کا صدارتی خطاب: حافظ عبدالرحمٰن مدنی مدیر اعلیٰ 'محدث'

حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے کہا کہ اس سے قبل مختلف مقامات پر علما کے اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ اس اجتماع میں علما کی گفتگو سن کر محسوس ہوا ہے کہ جو احساسات وجذبات یہاں کے علما کے ہیں، تقریباً یہی جذبات دیگر شہروں کے علما بھی رکھتے ہیں۔ علما کے مابین رابطہ رکھنے کے لیے دیگر شہروں میں بھی ایسے اجتماعات منعقد ہونے چاہئیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر اُمتِ مسلمہ کے اجتماعات کے لیے راہ ہموار کرنی چاہیے۔ تاکہ وہ اُمتِ مسلمہ کو درپیش مسائل کا حل نکالنے کیلئے کوشش کریں۔ انہوں نے اجتماعات کا ماحاصل چار چیزوں کو قرار دیا:

۱ جید علما پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دینی چاہیے جس کے سامنے تمام تر جدید مسائل پیش کیے جائیں اور وہ کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے تسلی بخش جوابات دیں۔

۲ جماعت اہل حدیث کی تمام تر تنظیموں کے مابین اتحاد واتفاق کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں کوشش کی جاسکتی ہے بشرطیکہ کوئی ممکن صورت نظر آئے۔

۳ دعوت کے کام کو مؤثر بنانے کے لیے مختلف مقامات پر اُصولِ دعوت کے کورسز کا اہتمام

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

ہونا چاہیے۔

④ دہشت گردی کے موضوع پر کانفرنسوں کا انعقاد کر کے اس الزام اور تاثر کو دور کرنا چاہیے کہ مسلمان دہشت گردی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ دہشت گردی کے اسباب کو واضح کرنے کی ضرورت ہے اور ان اسباب کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ حقائق منظر عام پر لانے چاہئیں۔

مولانا عبدالواحد سلفی کا خطاب ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث، بلتستان

مولانا عبدالواحد سلفی نے گفتگو کرتے ہوئے بلتستان میں مذہبی کشیدگی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مسائل کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ۱۹۸۸ء سے گلگت میں مذہبی کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اب ان فرقہ وارانہ اور تشدد پسندانہ کاروائیوں کا آغاز بلتستان میں بھی ہو چکا ہے۔ گلگت میں شیعہ رہنما آغا ضیاء الدین نے پورے بلتستان کا دورہ کیا اور جگہ جگہ جلسوں میں اس بات کا اعادہ کیا کہ ہمارے بچوں کو ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم پڑھا پڑھا کر ان کے ذہنوں کو خراب کیا جا رہا ہے۔ اور لوگوں کو یہ مطالبہ کرنے کے لئے مشتعل کیا کہ نصاب تعلیم سے خلفاءِ راشدین کے ناموں کو نکال دیا جائے۔ سکولوں اور کالجوں کے طلبا کو تعلیمی اداروں سے نکال کر پورے سکردو میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ توڑ پھوڑ کی گئی۔ وہاں کی انتظامیہ کو چاہیے تھا کہ وہ شہریوں کی املاک کا تحفظ کرتی مگر انتظامیہ بھی ان کے ساتھ تھی۔ اگر پاکستان کے علما، اہل فکر، اور اثر ورسوخ رکھنے والی شخصیتوں نے اس مسئلے کے حل کے لئے کوئی کوشش نہ کی تو حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ بلتستان کے اہل حدیث اور غیر اہل حدیث علماء نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان میں نصاب کمیٹی کے ممبران اور اثر ورسوخ رکھنے والے علما سے اس سلسلے میں ملاقاتیں کی جائیں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہاں کی انتظامیہ ان کے تشدد آمیز مظاہروں سے مرعوب ہو کر نصاب بدلنے کا غیر دانشمندانہ فیصلہ کر لے۔ لہٰذا یہاں کے علما کو بلتستان میں اپنے بھائیوں کے مسائل اور مشکلات کا حل تلاش کرنے کے لئے بھرپور تعاون کرنا چاہیے۔

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

حافظ مقصود احمد مدیر مرکز 'دعوۃ التوحید' کا خطاب

حافظ مقصود احمد نے دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی بین الاقوامی سازشوں کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی فلاحی اداروں کی بندش اور مغربی این جی اوز کی بڑھتی ہوئی مداخلت کا تذکرہ کیا۔ امریکہ کی طرف سے سعودی عرب پر یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ وہ دہشت گردوں کو پناہ دے رہا ہے، یہ اصل میں مدارس، مساجد اور مسلم اقلیات کے خلاف بڑی گہری سازش ہے، کیونکہ سعودی عرب کی حکومت دینی مدارس اور مساجد کی سرپرست ہے جہاں کتاب وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے جن کا دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں، لہٰذا علما کا فرض ہے کہ وہ مغربی ممالک کے اس پروپیگنڈے کی بھی تردید کریں جو اسلامی فلاحی اداروں اور سعودی عرب کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ مغربی این جی اوز کی سازشوں سے بھی ہمیں واقف ہونا چاہیے کہ وہ کس طرح اسلامی اقدار کے خلاف اپنے آقاؤں کے اشاروں پر زبانی پروپیگنڈہ اور عملی اقدامات کر رہی ہیں۔

علماء کرام کی آراء

اجتماع سے تقریباً پینتیس ۳۵ علماء کرام نے خطاب کیا۔ اور اپنی مفید آرا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ جن کا تعلق علماء کی ذمہ داریوں، خطبا کے اسلوبِ دعوت، اہل حدیث مساجد و مدارس کے ذمہ داران، ذیلی اداروں کے سربراہان اور دیگر تمام اہل حدیث افراد کے ساتھ ہے۔ ہم ان آرا کو اس غرض سے شائع کر رہے ہیں کہ ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے اہلحدیث عوام و خاص اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے اس سے رہنمائی حاصل کرسکیں۔ وہ آرا جن کا متعدد علماء نے اظہار کیا:

① علما کے تحفظ کیلئے وکلا کی کمیٹی تشکیل دی جائے جو کہ علما اہلحدیث پر ناجائز قائم کئے جانیوالے مقدمات کا دفاع کرے۔ کیونکہ بدعات وخرافات اور ملحدانہ افکار ونظریات کی تردید جو کہ علمائے حق کی ذمہ داری ہے۔ اس کے نتیجہ میں مختلف مقامات پر مشکلات کا سامنا پیش آ رہا ہے۔ لہٰذا ہر سطح پر علما کے تحفظ کے لئے وکلا کی کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

② اہلحدیث صحافیوں کی کمیٹی قائم کی جائے جن کا تعلق الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے ہو۔ جو اہلحدیث کے موقف کو ذرائع ابلاغ پر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ باطل افکار کی تردید میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکے۔ اس بات کو بڑی شدت سے محسوس کیا گیا کہ میڈیا میں اہلحدیث کا اثر و رسوخ انتہائی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ سے غلط افکار واقدار فروغ پا رہے ہیں۔ جبکہ اہلحدیث کی دعوت جو کہ کتاب وسنت پر مبنی اور ہر ایک کے لئے قابل قبول ہے۔ اس کی نشر و اشاعت کے لئے میڈیا کو جس طرح استعمال کرنا چاہیے تھا، استعمال نہیں کیا جا رہا۔ خصوصاً میڈیا کا وہ حصہ جس کے استعمال میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔ مثلاً اخبارات میں آرٹیکل لکھنا، انٹرویوز کا نشر کیا جانا، انٹرنیٹ پر ویب سائٹ قائم کرنا، اخبارات میں ان خبروں کی تردید کرنا جن کے ذریعے اہلحدیث فکر پر رکیک حملے کئے جاتے ہیں۔ اس کے لئے اَربابِ حل وعقد کو سنجیدگی سے غور وفکر کر کے کوئی عملی صورت پیدا کرنی چاہیے۔

③ دعوت کے میدان میں تمام اہلحدیثوں کو اپنے اختلافات ختم کر کے مشترکہ پلیٹ فارم پر کام کرنا چاہیے۔ اس لئے کہ جماعتی اختلافات علما کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ دھڑے بندیوں کی وجہ سے علما کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقعہ نہیں مل رہا۔ کم از کم دعوت کے میدان میں تمام تر اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ کوششیں بروئے کار لائی جائیں۔

④ اہلحدیث قائدین کو ایک ایسا فورم قائم کرنا چاہیے جہاں سے ہماری آواز ہر طبقہ کے لوگوں تک پہنچ سکے۔ اور جدید مسائل کے متعلق ہمارے علما اس فورم کے ذریعہ اپنا موقف عوام الناس کے سامنے پیش کر سکیں۔

⑤ اہلحدیث علما، وکلا، پروفیسرز اور دیگر اہل فکر کا کمپیوٹر ڈیٹا ہونا چاہیے جس کے ذریعہ سے پتہ چل سکے کہ ہمارے علما اور رجالِ کار کہاں کہاں ہیں اور ان سے رابطہ ممکن ہو سکے۔

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

انفرادی آراء

① قرآن کریم کی کلاسز کا ہر جگہ پر اجرا کیا جائے۔

② پاکستان میں دعوتِ اہلحدیث کو درپیش مشکلات سے سعودی علما کو آگاہ کیا جائے۔

③ شریعت کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل میں قانون کے مطابق اپنا حق وصول کرنا چاہیے۔

④ اہلحدیث ہی اصل میں اہل سنت ہیں۔ جبکہ اہلسنّت کی اصطلاح زیادہ طور پر دیگر فرقوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ہمیں یہ باور کرانا چاہیے کہ اہلسنّت سب سے پہلے اہلحدیث ہیں۔

⑤ عریانی، فحاشی، بدعات کے خلاف ہینڈ بلز شائع کیے جائیں جو پارکوں، مزاروں اور پبلک اجتماعات میں تقسیم کئے جائیں۔

⑥ جدید مسائل پر گفتگو کرنے اور کتاب وسنت پر مبنی موقف پیش کرنے کے لئے جید علما کا ایک بورڈ ہونا چاہیے۔

⑦ علماء کرام کا مقام بہت اونچا ہے۔ انہیں کسی عہدے کی طرف للچائی نظروں سے نہیں دیکھنا چاہیے۔

⑧ جماعت الدعوۃ اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مابین اتحاد ہونا چاہیے۔

⑨ علماء کو خطباتِ جمعہ اور تقاریر کے معیار کو بلند کرنا چاہیے۔

⑩ علما کے اجتماعات کی روایت کو قائم رکھا جائے۔ ماہانہ اجتماعات منعقد کئے جائیں اور ہر شہر میں علما کو اس قسم کے اجتماعات منعقد کرنے چاہئیں تاکہ ان میں محبت وقربت فروغ پائے اور شیطان کے پیدا کردہ اندیشے ختم ہو جائیں۔

⑪ علما کو اپنا فریضہ یقین اور صبر سے ادا کرتے رہنا چاہیے اور حالات کی سنگینی سے بددل نہیں ہونا چاہیے۔

توہینِ رسالت کے مقدمات

اس موضوع پر بہت سارے علما نے گفتگو کرتے ہوئے علماء اہلحدیث کے خلاف دائر

© rasailojaraid.com

کیے جانے والے مقدمات پر تشویش کا اظہار کیا۔ حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے کہا کہ یہ قانون بنیادی طور پر تو بڑا مبارک تھا کہ اس کی زد میں وہ قادیانی اور عیسائی آتے جو نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے رہتے ہیں مگر کوئی عدالت ان کے خلاف اس قانون کے تحت فیصلہ نہیں کرسکتی، اگر کہیں ہوتا بھی ہے تو باہر کی حکومتیں اور این جی اوز ان کے تحفظ کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں، اب اس قانون کو اہلحدیث علما کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے حالانکہ اہلحدیث ہی سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنے والے ہیں۔ اہلحدیث کی تو نسبت ہی رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے، ہمارے مخالفین ہمارے عدمِ اتحاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس قسم کے مقدمات قائم کررہے ہیں بلکہ اب تو علمائے اہلحدیث کے قتل تک بات جا پہنچی ہے۔

پروفیسر حافظ عزیز الرحمٰن بن مولانا عبدالعزیز حنیف نے اس موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا: ''ہمیں اس حساس مسئلے میں ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنا ہوگی کہ وہ سیکولر طبقہ جو اس قانون کا مخالف ہے، ان کی حمایت کا الزام بھی ہم پر نہ آئے، دوسری طرف اس قانون کو غلط استعمال کرنے والوں کی سازشوں سے بھی ہم اپنے علما کو تحفظ دے سکیں۔ اگر اس مسئلے پر ہم نے کوئی مثبت اور مدبرانہ پالیسی وضع نہ کی تو ہمارا بڑا نقصان ہوگا، لہٰذا جہاں کہیں کسی اہلحدیث عالم کے خلاف مقدمہ قائم ہو وہاں ہمیں عوامی پریشر بھی تیار کرنا ہوگا کیونکہ بعض دفعہ جج یہ جاننے کے باوجود کہ ملزم بریٴ الذمہ ہے، اسے بری نہیں کرسکتا، کیونکہ دوسری طرف سے شدید احتجاج، پریشر اور قتل کی دھمکیاں ہوتی ہیں۔ اس صورت میں پریشر کا مقابلہ ہمیں پریشر کے ساتھ کر کے عدالت سے ریلیف لینا ہوگا، دوسرے نمبر پر انگریزی صحافت میں اپنا اثر ورسوخ قائم کرنا ہوگا کیونکہ انگلش اخبار اگرچہ ان کی اشاعت کم ہے مگر پالیسیوں کے نفاذ و عدمِ نفاذ کے حوالے ان کا کردار بڑا مؤثر ہوتا ہے۔

انجینئر عبدالقدوس سلفی اور دیگر بعض علمائے کرام کی یہ بھی رائے تھی کہ ہمارے علماءِ کرام کو بدعات وخرافات کی تردید کرتے ہوئے ایسا انداز اختیار کرنا چاہیے کہ کسی مخالف کو توہین رسالت کا مقدمہ قائم کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ ❀ ❀

www.KitaboSunnat.com